7U9UIQ

۷۔ تلفّظ اور اِملا

رشید حسن خان

پہلی بات : آدمی کی گفتگو سے اس کی شخصیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔اس کی زبان کی شائستگی، بات کرنے کے سلیقے، لہجے کے اُتار چڑھاؤ اور الفاظ کے صحیح استعمال سے، ہم اس کی قابلیت پہچان لیتے ہیں اور غلط زبان سے اس کی جہالت کا اندازہ کر لیتے ہیں۔ غلط تلفظ اور بے ربط جملوں کی وجہ سے زبان غیر معیاری ہوجاتی ہے۔ یہ دونوں خامیاں جب تحریر میں پائی جائیں تو اسے اِملا کی غلطی کہا جاتا ہے اور ایسی غلط زبان غیر فصیح کہلاتی ہے۔ جب ہم تلفظ اور املے کی غلطیوں سے پاک زبان بولتے ہیں یا لکھتے ہیں تو وہ زبان شستہ کہلاتی ہے اور ایسی زبان استعمال کرنے والے کو مہذب سمجھا جاتا ہے۔

جان پہچان : رشید حسن خان ۱۹۳۰ء میں شاہ جہاں پور میں پیدا ہوئے۔ وہ دہلی یونیورسٹی کے شعبۂ اُردو میں ملازم تھے۔ وہ اُردو کے قدآور محقق اور تنقید نگار تھے۔ ان کی تنقید نہایت سخت تھی اور وہ بغیر دلائل کے کوئی بات نہیں کرتے تھے۔ زبان کی قواعد اور املے پر ان کی گہری نظر تھی۔ 'اُردو املا'، 'زبان و قواعد' اور 'ادبی تحقیق : مسائل و تجزیہ' ان کی نہایت اہم کتابیں ہیں۔ ان کے علاوہ انھوں نے اُردو کے کلاسیکی ادب کا انتخاب بھی بڑی محنت سے کیا ہے۔ ان کے مرتبہ انتخابات کو مستند مانا جاتا ہے۔ ۲۶؍فروری ۲۰۰۶ء کو ان کا انتقال ہوا۔

جملہ لفظوں سے بنتا ہے۔ جملوں سے عبارت بنتی ہے۔ اچھی عبارت کے لیے ضروری ہے کہ اس کے جملے بے عیب ہوں۔ بے عیب تحریر وہ ہے جس میں روزمرہ اور محاورے کی غلطی نہ ہو، اِملے کی بھی غلطی نہ ہو اور اس میں بیان کا حسن بھی پایا جائے۔ ایک ہی بات کو کئی طرح کہا جاسکتا ہے۔ ذہین طالب علم کوشش کرتے ہیں کہ اچھے سے اچھے اندازِ بیان کو اپنائیں۔

جملے میں جو لفظ لائے جائیں تو پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ مطلب کو اچھی طرح ادا کر رہے ہوں۔ اچھا جملہ لکھنے کے لیے مناسب لفظوں کا انتخاب پہلی ضروری بات ہے۔ دوسری ضروری بات یہ ہے کہ جن مناسب لفظوں کو منتخب کیا جائے، جملے میں ان کی ترتیب بھی مناسب طور پر ہونا چاہیے۔ یہ بات بھی دیکھنے کی ہوتی ہے کہ وہ جملہ جب زبان سے ادا ہوگا تو اُس میں روانی کتنی ہوگی۔ اچھی نثر کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ اُس میں روانی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اِس جملے کو دیکھیے : ''تم یہاں سے کل کیا چلے گئے کہ گھر کی رونق ہی چلی گئی۔'' اِس جملے کا مطلب تو واضح ہے مگر اس میں بیان کا حسن نہیں آ پایا۔ جملے کے پہلے ٹکڑے 'کل کیا گئے کہ' کو زبان سے ادا کرتے وقت روانی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اِس جملے میں جتنے لفظ آئے ہیں، اُن میں سے ایک دو لفظوں کو کم کیا جاسکتا ہے مثلاً اِس طرح: ''گھر کی رونق تمھارے ساتھ ہی چلی گئی تھی۔''

کسی اچھے جملے کو دو تین بار پڑھیے۔ آپ محسوس کریں گے کہ ایک خاص طرح کا آہنگ اور ایک خاص طرح کی نغمگی

اُس کے اندر موجود ہے۔ جملے میں جتنی روانی ہوگی اُسی نسبت سے اُس میں وزن اور آہنگ کی لہریں پیدا ہوں گی۔

جملے دو طرح کے ہوتے ہیں: مفرد، مرکب۔ 'مرکب جملے' وہ ہوتے ہیں جو دو یا زیادہ مفرد جملوں سے مل کر بنے ہوں۔ لمبے مفرد جملے لکھنا یا طویل مرکب جملے لکھنا غلط نہیں۔ مختصر جملوں میں اگر مفہوم آسانی کے ساتھ ادا ہوسکتا ہو تو پھر طویل جملے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ لمبے جملوں میں کبھی یہ خرابی پیدا ہوجاتی ہے کہ ان میں زائد لفظ شامل ہوجاتے ہیں۔ عبارت میں زائد لفظ ہوں تو اِسے عیب کہا جائے گا۔ کوشش کرنا چاہیے کہ جملے ضرورت سے زیادہ طویل نہ ہوں۔

عربی اور فارسی سے اُردو نے بہت فیض پایا ہے۔ اِن زبانوں کے بہت سے لفظ اُردو میں شامل ہیں۔ یہ لفظ ہماری زبان میں اس طرح گھل مل گئے ہیں کہ غیریت باقی نہیں رہی۔ اِن دونوں زبانوں کے ساتھ ساتھ ہندی اور بعض دوسری ہندوستانی زبانوں کے لفظ بھی ہماری زبان میں موجود ہیں۔ پچھلے دو سو برسوں میں انگریزی کے بہت سے لفظ اُردو میں شامل ہوگئے ہیں۔

دو طالب علم باتیں کررہے تھے۔ ایک نے کہا، ''مارننگ میں ایک فرینڈ کے گھر گیا تھا۔ پھر فادر کے ساتھ شاپنگ کرنے نکل گیا۔ آفٹرنون میں پلے گراؤنڈ پر گیا۔'' آپ نے محسوس کرلیا ہوگا کہ ان صاحب کی گفتگو میں انگریزی کے لفظ غیر ضروری طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ انگریزی کے بہت سے لفظ ہماری زبان میں شامل ہوچکے ہیں اور وہ زبان کا حصہ بن گئے ہیں جیسے: اسٹیشن، اسکول، میزائل، تھرمامیٹر، ایڈیٹر، آکسیجن، ہائیڈروجن، ناول، فلم، ٹیلی وِژن، ریفریجریٹر، لاؤڈ اسپیکر، پنسل، ایٹم وغیرہ۔ اب یہ سب اُردو کے اپنے لفظ ہیں۔ اگر کوئی شخص لاؤڈ اسپیکر کی جگہ 'آلۂ مکبّر الصوت' استعمال کرے یا تھرمامیٹر کی جگہ 'مقیاس الحرارت' کہے تو سمجھا جائے گا کہ یہ شخص زبان کو مشکل اور بوجھل بنانا چاہتا ہے۔ اسی طرح جن لفظوں کے بدل ہمارے پاس پہلے سے موجود ہیں، اُن کی جگہ انگریزی لفظ لانا، بے تکے پن کی بات ہے۔ اسے بگڑی ہوئی اُردو کہا جائے گا۔ وجہ یہ ہے کہ اس میں انگریزی کے سب الفاظ غیر ضروری طور پر لائے گئے ہیں۔

لفظوں کی غیر ضروری تکرار بڑا عیب ہے۔ اچھی عبارت وہ ہے جس میں لفظی کفایت شعاری سے کام لیا گیا ہو۔ جملوں میں زائد الفاظ طرح طرح سے آجایا کرتے ہیں۔ عبارت میں قواعد کے لحاظ سے کوئی عیب نہ ہو، یہ اچھی بات ہے۔ زیادہ اچھی بات یہ ہے کہ عبارت میں حسن بھی ہو۔ ہم جب بھی کچھ لکھیں، ہمیں اسے بار بار پڑھنا چاہیے اور غور کرنا چاہیے کہ جملوں میں کچھ الفاظ زائد تو نہیں۔ اس طرح یہ بھی دیکھ لیا جائے کہ عبارت میں کوئی جملہ یا جملے زائد تو نہیں۔

معانی و اشارات

عبارت	-	لکھے ہوئے چند جملوں کا مجموعہ	Passage
حسن	-	خوبی، خوبصورتی	Beauty
اندازِ بیان	-	بات کہنے کا ڈھنگ	Style of speaking
انتخاب	-	چناؤ، پسندیدگی	Selection
منتخب کرنا	-	چننا، پسند کرنا	Select
نثر	-	وہ عام زبان جو بولی اور لکھی جاتی ہے	Prose
روشن ہونا	-	ظاہر/واضح ہونا	To be evident
آہنگ	-	سُر تال، روانی	Rhythm
نغمگی	-	گیت کی دُھن	Symphony

مفرد (جملہ)	-	اکیلا	Single, simple
مرکّب (جملہ)	-	ملا جلا	Synthetic, compound
طویل	-	لمبا	Elaborated, long
زائد	-	زیادہ	Extra
فیض پانا	-	فائدہ حاصل کرنا	To be benefitted
غیریت	-	اجنبیت	Strangeness, unfamiliarity
تکرار	-	دہراؤ	Repetition
کفایت شعاری	-	بچت	Frugality

مشقی سرگرمیاں

سبق کا مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

- ذیل کا خاکہ مکمل کیجیے۔

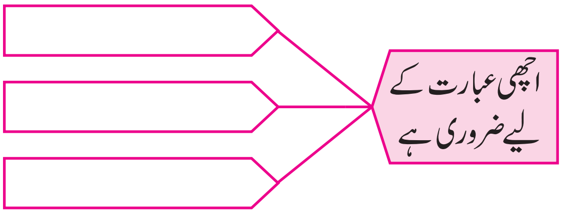

- ذیل کا رواں خاکہ مکمل کیجیے۔

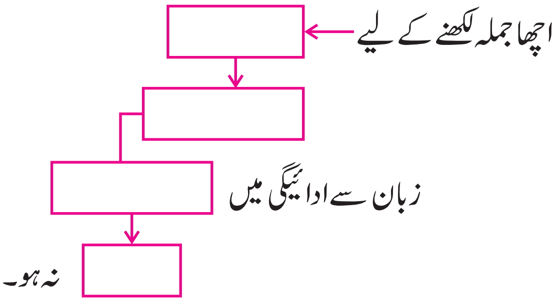

- شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

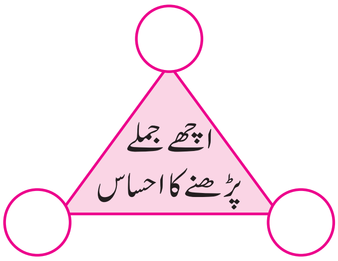

- سبق میں آئے انگریزی الفاظ انگریزی رسم الخط میں لکھیے۔
- اچھی عبارت کی خوبیاں تحریر کیجیے۔
- ”اُردو نے دیگر زبانوں سے فیض پایا ہے۔“ سبق کی روشنی میں اس جملے کی وضاحت کیجیے۔
- ”مارننگ میں ایک فرینڈ کے گھر گیا تھا۔ پھر فادر کے ساتھ شاپنگ کرنے نکل گیا۔ آفٹرنون میں پلے گراؤنڈ پر گیا۔“ اس جملے میں آئے ہوئے انگریزی لفظوں کی جگہ اُردو الفاظ لکھ کر عبارت دوبارہ لکھیے۔
- ’لفظوں کی تکرار بڑا عیب ہے۔‘ مثال دے کر واضح کیجیے۔

تحریری سرگرمی

- پسندیدہ کتاب سے دلچسپ اقتباس نقل کرکے لکھیے۔
- ’یومِ مطالعہ‘ کے ضمن میں اپنی پسندیدہ کتاب کا حاصلِ مطالعہ تحریر کیجیے۔
- واٹس ایپ یا ای-میل کے ذریعے اپنے دوست کو تقریری مقابلے کی معلومات دیجیے۔